میر تقی میرؔ

(1810 — 1722-23)

میر تقی میر آگرہ (اکبرآباد) میں پیدا ہوئے۔ وہ دس سال ہی کے تھے کہ ان کے والد محمد علی عرف علی متّقی کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ وہ آگرہ سے دہلی منتقل ہوگئے۔ اپنے سوتیلے ماموں اور اُردو کے مشہور شاعر و ادیب سراج الدین علی خانِ آرزوؔ کے ساتھ قیام رہا اور اُن سے علمی و ادبی فیض اُٹھایا۔ دہلی ہی میں ان کی ملاقات سید سعادت علی امروہوی سے ہوئی جنھوں نے میر کو اُردو میں شعر گوئی کی طرف راغب کیا۔ 1782 میں نواب آصف الدولہ کی دعوت پر لکھنؤ چلے گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ لکھنؤ ہی میں میر کا انتقال ہوا۔

میر نہایت پُرگو اور قادرالکلام شاعر تھے۔ اُردو میں ان کے چھ دیوان ہیں۔ انھوں نے غزل ہی نہیں شعر کی جملہ اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ وہ ایک ایسے شاعر اور استادِ فن تھے جن کی عظمت کا اعتراف ہر زمانے کے بڑے شعرا اور ناقدین نے کیا ہے۔

میر کی غزل کو ان کے عہد اور ان کی زندگی کا مرقع سمجھا جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں فکر اور فن کے بہت نازک اور لطیف نمونے ملتے ہیں۔ زبان کی سادگی اور بول چال کے انداز میں بھی میر کے یہاں غیر معمولی کشش اور ہنرمندی کا اظہار ہوا ہے۔ اسی لیے ان کی شاعری عوام و خواص میں یکساں طور پر مقبول ہے۔

© NCERT not to be republished

غزل

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاجوری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا
آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت؟
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا
زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا
لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا
ٹک میؔر جگر سوختہ کی جلد خبر لے
کیا یار بھروسا ہے چراغِ سحری کا

مشق

لفظ و معنی

تاجوری : بادشاہت، صاحبِ تاج ہونا
نوحہ گری : رونا، ماتم کرنا

© NCERT not to be republished

سفری	:	مسافر
زنداں	:	قید خانہ، جیل
شورش	:	ہنگامہ خیزی
جنوں	:	دیوانگی، کسی چیز کی دُھن
مداوا	:	علاج
آشفتہ سری	:	وحشت
کارگہِ شیشہ گری	:	شیشے کی چیزیں بنانے کا کارخانہ
ٹُک	:	ذرا
جگر سوختہ	:	کلیجہ پُھنکا ہوا، غم زدہ
چراغِ سحری	:	صبح کا چراغ جو بجھنے کے قریب ہو، قریب المرگ

غور کرنے کی بات

- غزل کے مطلعے میں اگرچہ کوئی اچھوتا مضمون بیان نہیں ہوا ہے لیکن اندازِ بیان کی خوبی سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ظاہری عظمت کے المناک انجام کو ناصحانہ انداز میں بیان کرنے کے بجائے شاعر نے صرف تاجوری، غرور، اور نوحہ گری یعنی دو انتہاؤں کا ذکر کر کے مضمون کو پُر اثر بنا دیا ہے۔ دراصل یہی برجستگی اس شعر کا حسن ہے۔
- تیسرے شعر میں شورش اور آشفتہ سری میں جو مناسبت ہے اور جنون اور شورش میں جو رعایت معنی ہے اُس نے شعر کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ آشفتہ سری کے علاج کے لیے پتھر سے سر کو ٹکرانا خود جنون کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔

چوتھے شعر میں شیشہ گری کی مناسبت سے ''لے سانس بھی آہستہ'' کا ٹکڑا نہایت

موزوں ہے، کیونکہ پگھلے ہوئے شیشے کو مختلف شکلیں دینے والی نلکی میں اگر زور سے پھونک ماردی جائے تو اس کا بکھر جانا یقینی ہے۔

سوالات

1. میر کے زمانے میں آگرہ شہر کا نام کیا تھا؟
2. غزل کے مطلعے میں آج اور کل سے کیا مراد ہے؟
3. ''آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت''، میں آفاق کی منزل کے کیا معنی ہیں؟
4. مقطعے میں لفظ'' ٹک'' استعمال ہوا ہے۔آج کل اس لفظ کے بجائے کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟

© NCERT not to be republished

غزل

رفتگاں میں جہاں کے ہم بھی ہیں
ساتھ اس کارواں کے ہم بھی ہیں
جس چمن زار کا ہے تو گلِ تر
بُلبل اس گلستان کے ہم بھی ہیں
وجہِ بیگانگی نہیں معلوم
تم جہاں کے ہو واں کے ہم بھی ہیں
مرگئے مرگئے نہیں تو نہیں
خاک سے منھ کو ڈھانکے ہم بھی ہیں
اس سرے کی ہے پارسائی میرؔ
معتقد اس جواں کے ہم بھی ہیں

مشق

لفظ و معنی

رفتگاں	:	گزرے ہوئے لوگ، وہ لوگ جو مر چکے ہیں
کارواں	:	قافلہ

© NCERT not to be republished

بیگانگی	:	غیرت، اجنبیت
پارسائی	:	نیکی، پرہیزگاری
اس سرے کی	:	اس درجے کی
معتقد	:	اعتقاد رکھنے والا، ماننے والا

غور کرنے کی بات

- میر کی شاعری میں جس پرکاری اور سادگی کا ذکر ہوتا ہے یہ غزل اس کی خوبصورت مثال ہے۔
- یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میر کی شاعری رنج وغم سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات پوری طرح درست نہیں ہے۔ میر کی بڑائی اسی میں ہے کہ وہ مذکورہ کیفیت کے ساتھ ساتھ زندگی کے دوسرے پہلوؤں کو بھی اتنی ہی خوبی سے بیان کرنے پر قادر تھے۔
- غزل کے چوتھے شعر میں ''منھ کو ڈھانکے'' استعمال ہوا ہے۔ جبکہ دوسرے اشعار میں قافیے کے بعد آنے والا لفظ ''کے'' ردیف میں شامل ہے، جیسے ''جہاں کے''، ''کارواں کے'' وغیرہ ''ڈھانکے'' جیسی صورت میں، جہاں ردیف والا لفظ قافیے والے لفظ کا حصّہ بن جائے، اُس کو ''قافیہ معمولہ'' کہتے ہیں۔

سوالات

1. دوسرے شعر میں چمن زار، گلِ تر، بلبل اور گلستاں کے الفاظ کے استعمال سے کون سی شعری صنعت پیدا ہوگئی ہے؟

2. تیسرے شعر کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

3. مقطعے میں ''اس سرے کی'' پارسائی سے کیا مراد ہے؟

عملی کام

- رفتگاں اور کارواں کے معنی لکھیے اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔
- اس غزل میں جو قافیے لائے گئے ہیں، اسی طرح کے پانچ قافیے تحریر کیجیے۔
- اُردو کے ایسے دو مشہور شاعروں کی ایک ایک غزل لکھ کر اُستاد کو دکھایئے جو آگرہ میں پیدا ہوئے ہوں۔

© NCERT not to be republished